# زنا بالجبر میں DNA ٹیسٹ کو بطورِ شہادت قبول کرنے نہ کرنے کی بحث

مفتی محمد ابراھیم سکھروی

## پسِ منظر:

وزارتِ مذھبی امور نے اپنے ایک مراسلے میں اسلامی نظریاتی کونسل سے استدعا کی کہ وزارتِ مذھبی امور میں استفسارات موصول ہورہے ہیں جن میں یہ تجویز برائے غور پیش کی جاتی ہے کہ زنا بالجبر کے کیسوں میں ڈی این اے ٹیسٹ کو لازمی قرار دیا جائے چونکہ یہ مسئلہ حساس نوعیت کا ہے اور اس بارے میں اہل علم کی آراء مختلف ہیں لھذا یہ مناسب خیال کیا گیا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی رائے حاصل کی جائے۔ اس لیئے کونسل سے درخواست ہے کہ جلد از جلد اس مسئلہ میں حتمی رائے پیش کرے۔

## کونسل کا فیصلہ:

اسلامی نظریاتی کونسل نے ڈی این اے ٹیسٹ کو زنا بالجبر کے کیسز میں قبول کرنے نہ کرنے کے حوالے سے اپنے ۱۹۱ ویں اجلاس منعقدہ ۲۸/ ۲۹ مئی ۲۰۱۳ء میں ایک سفارش کا مسودہ منظور کیا جس کا متن یہ ہے:

ڈی این اے ٹیسٹ ایک مفید سائنسی ایجاد ہے جس کے ذریعے بہت سے حقائق کا انکشاف ہوتا ہے اور جرائم کی تفتیش میں اس سے معاونت لی جاسکتی ہے تاہم حدود وقصاص کیسز میں چونکہ قرآن وسنت کی رو سے جرائم کے ثبوت کے لیے ایک متعین معیار اور متعین سزا مقرر ہے اور ان جرائم میں اسی شرعی معیار کو اپنانا ضروری ہے۔ ڈی این اے ٹیسٹ مفید ایجاد ہونے کے باوجود اس معیار پر پورا نہیں اترتا اس لیے تمام کیسز میں اس سے معاونت کی جاسکتی ہے اور یہ بطورِ قرینہ معتبر ہے البتہ حدود وقصاص میں یہ بنیادی شہادت کے طور پر معتبر نہیں۔

## فیصلے کا ردِ عمل:

سفارش کے اس مسودے کی منظوری کے بعد الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا میں اسے خوب اچھا لا گیا اس پر مباحثے ہونے اور کونسل کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا گیا اگرچہ بعض اہلِ علم نے کونسل کی اس سفارش سے اتفاق کرتے ہوئے اسکا دفاع بھی کیا

اس ردِ عمل کے بعد میں نے مناسب خیال کیا کہ اس موضوع پر شرعی نقطہ نظر کو قدرے تفصیل سے پیش کیا جائے اور اس سلسلے میں پیدا ہونے والے شکوک وشبہات کا ازالہ کیا جائے۔

**فاقول بتوفیق اللہ تعالیٰ وتوفیقه**...... یہاں چار امور قابل بحث ولائق فکر ہیں:

امرِ اول: ...... زنا کے ثبوت کے لیئے شریعت کی طرف سے متعین کردہ طریقہ کیا ہے......؟؟؟

امرِ دوم:...... ڈی این اے ٹیسٹ کی معاونت کی تشریح کیا ہے......؟؟؟

امرِ سوم:...... اس بحث میں چند شبہات کا ذکر اور ان کا ازالہ......!!!

امرِ چہارم:......ڈی این اے ٹیسٹ کو شہادت کا درجہ دینے والوں سے چند سوالات......!!!

## ثبوتِ زنا کا شرعی طریقہ

شریعتِ مطہرہ میں ثبوتِ جرمِ زنا کے دو طریقے ہیں:

﴿۱﴾......اقرار

﴿۲﴾......چار عادل مردوں کی گواہی (جن کے قیود وشرائط کی تفصیل کتب فقہ میں مذکور ہے)

اس پر دلائل ملاحظہ ہوں:

﴿الف﴾......سید عالم ﷺ نے جن حضرات پر زنا کی حد جاری فرمائی اس کا سبب ان کا اقرار واعتراف تھا جیسا کہ کتبِ احادیث کے مطالعہ سے واضح ہے۔

﴿ب﴾......قرآنِ حکیم میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: **فاستشهدوا عليهن اربعة منكم**﴿النساء : ۱۵﴾ ترجمہ: ان پر تم میں سے چار گواہ بناؤ۔

﴿ج﴾......ارشاد باری تعالی ہے:

**والذين يرمون المحصنات ثم لم يأتوا بأربعة شهداء فاجلدوهم ثمانين جلدة.**﴿النور : ٤﴾

ترجمہ: اور جو پاک دامن عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ پیش نہ کرسکیں تو انہیں اسّی کوڑے لگاؤ۔

﴿د﴾......پھر اسی سورۃ النور کی آیت ۱۳ میں ارشاد فرمایا:

**لولا جاء وا عليه بأربعة شهداء فإذ لم يأتوا بالشهداء فأولئك عند الله هم الكاذبون** o

ترجمہ: اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے تو جب گواہ نہ لائے تو وہی اللہ کے نزدیک جھوٹے ہیں۔

اس اصل شرعی سے واضح ہوا کہ ڈی این اے ٹیسٹ سے زنا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ یہ ٹیسٹ نہ اقرار ہے اور نہ ہی چار آدمیوں کی شہادت، کیونکہ شہادت اصل واقعہ کے مشاہدہ بیان کرنے کا نام ہے اور یہاں مشاہدہ نام کی کوئی چیز موجود نہیں۔

## ڈی این اے ٹیسٹ کے معاونت کی تشریح:

زنا بالجبر کے کیس میں چار گواہ پیش نہیں کیئے جاسکے اور ڈی این اے ٹیسٹ کے ذریعے نامزد شخص کو مجرم قرار دیا گیا تو ہم ملزم پر زنا کی حد جاری نہیں کریں گے۔

البتہ اگر ڈی این اے ٹیسٹ کے ساتھ ایسے قرائن پائے جائیں جو عدالت کی نظر میں لائقِ اطمینان ہو تو ......عدالت اپنی صوابدید پر ملزم کو سخت سے سخت سزا حتی کہ سزائے موت دے سکتی ہے۔

مثلاً: ڈی این اے ٹیسٹ کے ساتھ ساتھ ریپ کی وڈیو موجود ہے یا ڈی این اے ٹیسٹ متعدد قابلِ اعتماد لیبارٹریز سے کرایا گیا اور سب کی رپورٹ میں یکسانیت ہے۔

پھر ڈی این اے ٹیسٹ کو قابلِ اعتماد ماننے کی صورت میں یہ امر طے کرنا باقی ہے کہ یہ زیادتی بالرضا یا بالجبر ......! کیونکہ ڈی این اے ٹیسٹ کا رضا یا جبر کے ثبوت سے کوئی تعلق نہیں اسکا یقین بھی قرائن سے ہوگا۔

مثلاً: ریپ کی وڈیو موجود ہے یا جسکے ساتھ زیادتی ہوئی وہ کمسن بچی ہے یا بالغہ ہے اور اسکے جسم پر تشدد کے نشانات ہیں ایسے قرائن سے جبر کا پتہ لگایا جاسکتا ہے۔

بہر حال ڈی این اے ٹیسٹ دوسرے قرائن کے ساتھ مل کر ایسا قوی قرینہ ہے جسکی بنیاد پر ملزم کو سزا دی جاسکتی ہے۔

اسکی مثال یہ ہے کہ شراب نوشی دو گواہوں کی گواہی سے ثابت ہوتی ہے لیکن اگر موقعہ کے دو گواہ موجود نہ ہوں مگر اس شخص کے منہ سے شراب کی بو محسوس کی جارہی ہے یا وہ نشہ میں ہے یا اس نے شراب کی قے کردی تو اس پر حد قائم نہیں ہوگی کیونکہ شراب نوشی کا جرم شرعی شہادت سے ثابت نہیں ہوا مگر ایسے شخص کو تعزیر لگائی جائے گی کیونکہ اس پر قرینہ قویہ پایا گیا

چنانچہ درِ مختار میں ہے:

**(ولا يثبت) الشرب (بها)بالرائحة (ولا بتقايئها، بل بشهادة رجلين)**

شرب بو سے ثابت نہیں ہوتا اور نہ ہی شراب کی قے کرنے سے بلکہ دو مردوں کی گواہی سے ثابت ہوتا ہے۔ اس پر شامی میں ہے:

**لكنه يعزر بمجرد الريح أو السكر كما فى القهستانى**

البتہ محض بو یا شراب سے تعزیر لگائی جائے گی جیسا کہ قہستانی میں ہے۔

﴿جلد ۱۲ ص ۱۳۱/۱۳۲ مطبوعہ شام﴾

## شبہات اوران کا ازالہ

### شبہ ﴿۱﴾ :

ثبوتِ زنا کے لیے چار مردوں کی شرط اسقدر کڑی اور دشوار ہے کہ اس سے ثبوتِ زنا انتہائی مشکل بلکہ قریب بمحال ہے جس کے نتیجے میں مجرموں کی حوصلہ افزائی اور مظلوم لڑکیوں کی رسوائی ہوگی......!!!

شبہ کا ازالہ:۔

چار مردوں کی گواہی ثبوتِ زنا کے لیے شرط ہے سزا کے لیے شرط نہیں سزا کے لیے ڈی این اے ٹیسٹ دوسرے قرائن کے ساتھ کافی ہے تو مجرموں کی حوصلہ افزائی کہاں سے ہوئی۔

از مکافات عمل غافل مشو ☆☆☆ گندم از گندم بروید جوز جو

شبہ﴿۲﴾:

ایک لڑکی کے ساتھ ریپ ہوا اس نے ایک شخص یا اشخاص کو نامزد کیا لڑکی کے پاس اس کیس میں کوئی گواہ نہیں یا گواہی کا کورم مکمل نہیں تو اس لڑکی نے نامزد شخص پر زنا کی تہمت لگائی جسے وہ ثابت نہ کرسکی الٹا وہ لڑکی مجرم ٹھہرے گی اور اس پر حد قذف جاری ہوگی وہ دادرس کے لیے آئی تھی اور مجرم بن گئی ایسی مظلومہ لڑکی کو کس طرح انصاف دلایا جائیگا۔

## شبہ کا ازالہ:

انصاف کا جواب یہ ہے کہ نامزد شخص کو ڈی این اے ٹیسٹ کی بنیاد پر تعزیر لگائی جائے گی تو لڑکی کو انصاف مل گیا۔

رہا حد قذف کا معاملہ تو ایسی مظلومہ لڑکی پر حد قذف جاری نہیں ہوگی۔

اس لیے ڈی این اے ٹیسٹ اسکے حق میں قرینہ ہے کہ اسکے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور جب کسی عورت کے حق میں زیادتی کا قرینہ پایا جائے اور وہ ایک شخص کو نامزد کرکے انصاف کی طالبہ ہو تو اس پر حد قذف جاری نہیں کی جائے گی۔ حدِ قذف اس وقت جاری ہوگی جب زیادتی پر کوئی قرینہ نہ پایا جائے کہ اب اسکا مقصد انصاف کا حصول نہیں بلکہ نامزد شخص کو بدنام کرنا ہے۔

اس پر ایک حدیث ملاحظہ ہو:

ابوداؤد "کتاب الحدود ،باب صاحب الحد یجیء فیقر" میں ہے:

**أن امرأة خرجت على عهد النبى صلى الله عليه وسلم تريد الصلاة، فتلقاها رجل، فتجللها، فقضى حاجته منها، فصاحت، وانطلق، فمر عليها رجل، فقالت :إن ذاک فعل بی کذا و کذا، ومرت عصابة من المهاجرين، فقالت :إن ذلک الرجل فعل بی کذا و کذا، فانطلقوا، فأخذوا الرجل الذى ظنت أنه وقع عليها، فأتوها به، فقالت :نعم هو هذا، فأتوا به النبى صلى الله عليه وسلم، فلما أمر به قام صاحبها الذى وقع عليها، فقال :يا رسول الله، أنا صاحبها، فقال لها اذهبى فقد غفر الله لک وقال للرجل قولا حسنا.**

حدیث کا مفہوم یہ ہے عہدِ رسالتِ مآب ﷺ میں ایک عورت نماز کے لیے جارہی تھی ایک شخص نے اس سے جبراً زیادتی کی عورت کے چیخنے پر وہ بھاگ گیا ادھر سے مہاجرین کی ایک جماعت کا گذر ہوا اس عورت نے اپنی سرگذشت سنائی اور کسی اور آدمی کے لیے کہا کہ اس نے میرے ساتھ زیادتی کی ہے ان حضرات نے اس شخص کو پکڑ کر بارگاہِ رسالت ﷺ میں پیش کیا عورت نے کہا: کہ اس نے میرے ساتھ زیادتی کی ہے ابھی رسول اللہ ﷺ اس شخص کے بارے میں تحقیق وتفتیش کا حکم دینے ہی والے تھے کہ اصل مجرم نے اپنے آپ کو پیش کردیا اور کہا کہ یہ غلطی مجھ سے سرزد ہوئی ہے سید عالم ﷺ نے عورت سے فرمایا جا اللہ تعالیٰ نے تجھے معاف فرمادیا اور جسے غلطی سے نامزد کیا گیا اسکے حق میں اچھے کلمات ارشاد فرمائے۔

مشکوۃ شریف میں یہ بھی الفاظ آئے ہیں:

**وقال للرجل الذی وقع علیھا ارجموہ......کہ اصل مجرم کے لیے فرمایا اسے رجم کرو۔**

﴿کتاب الحدود، الفصل الثانی، ۲/۱۰۶۱، الحدیث: ۳۵۷۲، مطبوعہ: المکتب الاسلامی، بیروت﴾

**ملاحظہ فرمایئے:**...... جب عورت نے بے قصور شخص کو نامزد کرکے کہا کہ اس نے مجھ سے زنا کیا ہے بعد میں ظاہر ہوا مجرم دوسرا آدمی ہے تو عورت کو اس الزام کی پاداش میں حدِ قذف لگنی چاہیے۔لیکن آپ نے حدِ قذف جاری نہیں فرمائی کیونکہ وہ عورت مظلوم تھی اس نے مغالطے میں دوسرے شخص کو نامزد کردیا اسکا مقصد اسے بدنام کرنا نہیں تھا بلکہ انصاف کا حصول تھا معلوم ہوا کہ جس عورت پر ظلم واضح ہوجائے پھر وہ طلبِ انصاف کے لیے کسی شخص کو نامزد کرے اگرچہ شرعی شہادت پیش نہ کرسکے تو عورت کو حدِ قذف نہیں لگائی جائے گی خصوصاً جب ڈی این اے ٹیسٹ رپورٹ بھی عورت کی تائید کرتی ہو۔

## ڈی این اے ٹیسٹ کو شہادت کا درجہ دینے والوں سے چند سوالات

**سوال﴿۱﴾:**

ایک شخص کو اپنی بیوی کے چال چلن پر شبہ ہے اور اس سے اسکی اولاد بھی ہے اُس شخص نے اپنا اور بچوں کا

ڈی این اے ٹیسٹ کرایا رپورٹ سے یہ ظاہر ہوا کہ ان کے ڈی این اے میچ نہیں کر رہے۔

تو آپ کے اصول کے مطابق یہ بچے کس کے کہلائیں گے اگر شوہر کے کہلائیں گے تو کیوں......؟؟؟

اور اگر آپ کے قاعدہ کے مطابق اُس شخص کے نہیں کہلائیں گے تو آپ اُس عورت پر حدزنا جاری کرنے کی وکالت فرمائیں گے......؟؟؟

## سوال ﴿۲﴾

ڈی این اے ٹیسٹ کس کو مجرم نامزد کرنے کا قرینہ ہے مگر اسمیں غلطی کا امکان ہے اور اسکا بھی امکان ہے کہ دباؤ یا رشوت سے مطلب کی رپورٹ حاصل کی گئی ہو تو نامزد شخص کے بے قصور ہونے کا شبہہ پیدا ہو گیا اور شبہات سے حدود ثابت نہیں ہوتیں اُلٹا ساقط ہو جاتیں ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

**ادرء وا الحدود عن المسلمین ما استطعتم**

مسلمانوں سے جس قدر ہو سکے حدود کو ساقط کرو۔

﴿مشکوٰۃ شریف، کتاب الحدود، ص ۳۱۱، قدیمی کتب خانہ کراچی﴾

تو کیا شبہ کی بنیاد پر اس شخص کو زانی قرار دینا اسکے ساتھ صریح زیادتی نہیں......؟؟؟

## سوال ﴿۳﴾:

نام نہاد روشن خیال طبقہ سے میرا یہ بھی سوال ہے کہ اگر ایک اجنبی مرد اور عورت کسی ہوٹل کے کمرہ میں مشکوک حالت میں پائے گئے۔ دونوں کے ڈی این اے ٹیسٹ سے پتہ چلا کہ اس مرد کی منی اُس عورت کے اندام نہانی میں پائی گئی اب سوال یہ ہے کہ اگر ڈی این اے ٹیسٹ شہادت کے قائم مقام ہے تو کیا ہمارے متجددین ان دونوں پر حدِ زنا قائم کرنے کی تائید فرمائیں گے ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ ڈی این اے زدہ طبقہ کسی طرح ان پر حدِ قذف قائم کرنے کی حمایت نہیں کرے گا بلکہ اُلٹا اسپر واویلا مچائے گا اور انکی حمایت میں اٹھ کھڑا ہو گا۔

دراصل اس نام نہاد روشن خیال طبقے کی نظر میں زنا صرف جبر کی صورت میں جرم ہے اور رضا کی صورت میں جرم نہیں۔

بریں عقل ودانش بباید گریست

☆ انظر الی ماقال ولا تنظر الی من قال......☆......گفتار بین......نظر بہ گوینده مکن☆